یہ ٹریکٹ پانچ ہزار سے زیادہ چھپ چکا ہے

رگوید — یجروید

ٹریکٹ نمبر ۴۶

ایشوری گیان ویدک روشنی کا ہر انسان تک پہنچانا

سچی راحت کا موجب ہے

ویدک دھرم کے متعلق پر زور دلائل والی کتابیں درشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن جگراؤں

اوم

ٹریکٹ نمبر ۴۶

عیسائی مذہب میں نجات ناممکن ہے

مصنفہ

شری سوامی درشنانند جی سرسوتی

جسے

امرناتھ شرما مینیجر درشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن جگراؤں

نے

شرما پرنٹنگ پریس جگراؤں میں باہتمام پنڈت نرسنگھ شرما جوشی پرنٹر

کے چھپوایا

۱۹۲۰ء

بار اول ۱۰۰۰

سام وید — اتھروید

عیسائی مذہب میں نجات ناممکن ہے

ناظرین ہمارے عیسائی دوست نجات کو ابدی تسلیم کرتے ہیں جس کے معنے یہ ہیں ۔ کہ جس کا خاتمہ نہ ہو ۔ گویا یہ لفظ ہر ایک قوم کو پیارا ہے ۔ لیکن اس کے اصل پر وچار کرنے سے اس کی پول کھل جاتی ہے کیونکہ ایسا کوئی مذہب نہیں ۔ کہ جو نجات کو ازلی مانتا ہو کیونکہ جب وہ روح کو ہی ازلی ماننے سے انکاری ہیں ۔ تو نجات کو ازلی کسطرح کہہ سکتے ہیں اب سوال ہے ۔ کہ جو نجات پیدا ہوتی ہے وہ روح کا ذاتی خاصہ ہے یا نیمتک گن یعنے عرض ہے اگر ذاتی خاصہ تسلیم کیا جاوے تو نجات کیواسطے کسی سادھن کی ضرورت نہیں رہتی لیکن ہر ایک مذہب اپنے عقاید کو نجات کا سبب مانتا ہے ۔ لہذا کوئی مذہب بھی نجات کو روح کا ذاتی خاصہ نہیں بتلا سکتا ۔ جب نجات روح کا ذاتی خاصہ نہیں کیونکہ نجات کے معنے چھوٹنے کے ہیں اور چھوٹتا وہ ہے جو پہلے بندھا ہوا ہو ۔ لہذا نجات روح کا ذاتی خاصہ ہو ہی نہیں سکتی ۔ لیکن سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر نجات روح کا ذاتی خاصہ نہیں تو کیا جس بندھن سے نجات پاتا ہے کیا وہ روح کا ذاتی خاصہ ہے ۔ جواب ملتا ہے ۔ نہیں ۔ کیونکہ اگر روح کا ذاتی خاصہ بندھن تسلیم کیا جاوے ۔ تو مکتی کسی حالت میں ہو ہی نہیں سکتی ۔ ذاتی خاصہ ہمیشہ موصوف کے ساتھ رہتا ہے ۔ اور بندھن کے معنے بھی صاف لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں کہ وہ عرض ہے کیونکہ بندھتا وہ ہے ۔ جو پہلے چھوٹا ہو ۔ لہذا بندھن اور نجات دونوں عرض ہو سکتے ہیں پس کسی عرض کا ابدی ہونا عیسائی فلاسفی میں ہو سکتا ہے اور نہیں کیونکہ مفہوم کی تقسیم تین حالتوں پر ہو سکتی ہے ۔ یا تو نتیہ یعنے واجب الوجود ہو جس کی تعریف عالموں نے یہ کی ہے ۔ کہ جسکا آغاز و انجام دونوں نہ ہوں ۔ یعنے وہ اپنی ہستی کے واسطے کسی شے کا محتاج نہ ہو ۔ چونکہ نجات کو اپنی ہستی کے واسطے دوسرے [illegible] کا محتاج ہونا واجب الوجود سے خارج کرتی ہے ۔ لہذا نجات کو واجب الوجود نہیں کہہ سکتے ۔ دوسرا مفہوم انتیہ یعنے ممکن الوجود ہوتا ہے ۔ جس کا دونوں نفیوں کا ہونا لازمی ہے ۔ ایک وہ نفی جو پیدائش سے پہلے ہو جس کو پراگ بھاؤ کہتے ہیں دوسرے وہ نفی جو ناش کے بعد ہو ۔ جسکو دھونس بھاؤ کہتے ہیں ۔ چونکہ نجات ابدی کے معنے

والے اُسکی دوسری نفی جو ناش کے بعد ہوتی ہے۔ تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا نجات ممکن الوجود کی حد میں نہیں آسکتی۔ تیسرا مفہوم اسمبھو یعنے ممتنع الوجود ہے جسکا ہونا تینوں کال میں ممکن نہ ہو جس کی کوئی مثال دنیا میں نہ ہے جیسے خرگوش کے سینگ اور بانجھ کا بیٹا۔ کیونکہ آجتک کسی نے خرگوش کے سینگ نہیں دیکھے۔ اور نہ ہی بانجھ کا بیٹا پایا گیا۔ جس کا بیٹا ہو۔ وہ بانجھ کہلا ہی نہیں سکتی۔ چونکہ دنیا میں ایسی کوئی شے نہیں جو پیدا شدہ ہو کر ابدی ہو۔ لہذا وہ اسمبھو شمار ہوتی ہے۔ اگر کوئی شے ایک حد والی ہوتی یا کسی نے ایک کنارے والا دریا دیکھا ہوتا۔ تو عیسائیوں کی نجات ممکن ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک حد والی شے ایک کنارہ والا دریا کہیں نظر نہیں آتا۔ لہذا نجات ابدی سے اسمبھو ہی تسلیم کی جا سکتی ہے جائے تعجب ہے۔ کہ جب عیسائی مت میں روح انادی نہ ہونے سے ابدی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عیسائی اور مسلمان مذاہب روح کو قدیم نہیں مانتے۔ جب روح قدیم نہیں۔ تو ابدی کسطرح ہو سکتی ہے۔ جب روح ابدی ہو ہی نہیں سکتی تو نجات ابدی کسطرح کہلا سکتی ہے۔ ہمارے عیسائی دوست جو دوسرے مذاہب کی پرکیشا کر رہے ہیں کہیں رام پرکیشا۔ کرشن پرکیشا۔ گورو پرکیشا وغیرہ اگر نجات پر کیشا بھی کر لیتے۔ تو اس ناممکن کے گڑھے میں نہ خود گرتے۔ نہ دوسرے لوگوں کو گراتے۔ لیکن انجیل کے دیکھنے سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ مسیح نے عیسائیوں کو اپنی بھیڑیں ظاہر کیا۔ اور بھیڑوں کا عام خاصہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بلا بچارے ایک دوسرے کے پیچھے گڑھے میں جا گرتی ہیں ایسے ہی ہمارے عیسائی دوست بلا بچارے گڑھے میں جا گرے ہیں عیسائی مذہب قدیم تو ہے ہی نہیں۔ کیونکہ اسکا سمن اس کو نیا ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے جس بدھ مذہب سے اس خیال کو لیا۔ وہاں ایسا ہی بیان تھا۔ اگر وہ پرکیشا کر کے بدھ کے اصولوں کو اپنے مت میں داخل کرتے۔ تو ایسی غلطی نہیں کرتے۔ اس غلطی کی بنیاد اُپنشدوں کے معنے نہ سمجھنے سے ہوئی ہے۔ یہ تو کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ اُپنشدوں سے عیسائی مذہب یا بدھ مذہب بعد پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو اُپنشدیں مستند ہیں۔ وہ براہمنوں اور ویدوں سے لی گئی ہیں۔ جن پر بہت سے بھاشیہ موجود ہیں شنکر سوامی کا بھاشیہ اُپنشدوں پر ہے اُپنشدوں میں

تو یہ لکھا ہے۔ کہ برہم لوک کی آیو تک نہیں لوٹتا۔ لوگوں نے یہ خیال کرلیا۔ کہ کبھی نہیں لوٹتا۔ اُپنشدوں سے ہندووں نے لیا۔ اور اُن سے بدھ مذہب والوں نے لیا۔ اور بدھ مذہب سے عیسائیوں نے لیا۔ لیکن یہ سوال ہے۔ کہ اگر عیسائی صاحبان نجات کو ابدی تسلیم کریں۔ تو اسکو کس مفہوم میں داخل کرسکتے ہیں۔ ہمارے معزز پادری جوالا سنگھ نے کہا تھا۔ ایک ممکن الوجود عام ہوتا ہے۔ دوسرے خاص۔ لیکن ممکن الوجود کسی قسم کا ہو۔ اس میں جو صفات ممکن الوجود کے واسطے لازمی ہیں۔ ضرور ہی رہینگی۔ اور ممکن الوجود کا دو نفیوں کے درمیان ہونا لازمی بات ہے۔ اگر مخلوق بھی ابدی ہووے۔ تو سورج چاند وغیرہ مرکبات بھی ابدی ہوسکتے ہیں۔ لیکن اُن کو کوئی ابدی تسلیم نہیں کرتا۔ لہذا نجات ابدی ایک ایسا گڑھا ہے۔ جسکی ہستی کا ثابت کرنا ہمارے دوستوں کے واسطے محال ہے۔ اگر ابدی کے معنے مستقل نوکری کی طرح دیرپا کے لئے جاویں۔ تو ممکن ہو سکتا ہے۔ جس کو ہمارے دوست ماننے سے انکاری ہیں۔ جہاں تک غور سے تحقیقات کیجاتی ہے۔ کوئی مخلوق سے ابدی ثابت نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک مخلوق کا فانی ہونا لازمی امر ہے۔ ہر پیدائش کے ساتھ موت لازمی ہے دیر سے ہو یا جلدی۔ ہمارے دوست جب ایک بھی مثال نہیں دیسکتے۔ تو اونکو اس مسئلہ کے ماننے کی ضد کرنا فضول ہے۔ کیونکہ ہر دعوے کے واسطے دلیل اور مثال کا ہونا لازمی امر ہے۔ جس دعوے کی کوئی مثال نہ ہو۔ اسکو صحیح تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ہمارے دوست ایک بھی صحیح مثال دیدیں تو کسی عقلمند کو ماننے سے انکار نہیں ہوسکتا۔ جب نقشہ اور جغرافیہ اور زمین مل جاتے ہیں۔ تب کسی کو اُسکے یقین کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی ٭٭٭

اوم سمّ

شرما پرنٹنگ پریس جگراؤں میں ہر قسم کی چھپائی ہوسکتی ہے۔
اور درشنانند سرسوتی کی بنائی سب کتابیں ملسکتی ہیں۔ مینیجر